36784 ـ کیا کام نماز کی تاخیر کے مباح عذر میں شامل ہوتا ہے ؟

سوال

میں ملازمت کرتا ہوں، اور نماز فجر اور ظہر کی نماز ادا کرنے کے لیے وقت نہیں ملتا، کیا میرے لیے کام کے بعد نمازیں ادا کرنی جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

کسی بھی مسلمان شخص کے لیے بھی بغیر کسی عذر کے نماز میں وقت سے تاخیر کرنی حلال نہیں، اور وہ شرعی عذر جو نماز کا وقت نکل جانے کے بعد نماز ادا کرنا مباح کرتے ہیں ان میں نیند، بھول جانا، شامل ہیں، انسان کے لیے دنیاوی کام اور ملازمت نماز ترک کرنے یا اس میں وقت سے تاخیر کرنے کے لیے شرعی سبب نہیں.

بلکہ سچے مسلمانوں کی صفات میں شامل ہے کہ تجارت اور خرید و فروخت انہیں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے غافل نہیں کرتے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائینگی، اس ارادے سے کہ اللہ تعالی انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ عطا فرمائے، بلکہ اپنے فضل سے کچھ اور زیادہ عطا فرمائے، اللہ تعالی جسے چاہے بغیر حساب کے روزیاں عطا فرماتا ہے النور (37 ـ 38).

شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ مرد ہیں چاہے تجارت کریں اور خرید و فروخت میں مشغول ہوں کیونکہ اس میں کوئی ممانعت نہیں، لیکن انہیں یہ تجارت غافل نہیں کرتی کہ وہ اسے " اللہ تعالی کے ذکر اور نماز قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے " پر ترجیح دیں، بلکہ انہوں نے اپنا مقصد اور غرض و غایت اور مراد اللہ تعالی کی اطاعت اور اس کی عبادت بنایا ہوا ہے، اس لیے جو چیز بھی اللہ تعالی کی اطاعت اور ان کے مابین حائل ہو وہ اسے دور پھینک دیتے اور ترک کر دیتے ہیں.

اور جب اكثر نفوس اور لوگوں پر دنيا ترك كرنى شديد سخت تھى اور مختلف قسم كى تجارت اور كمائى كرنا محبوب ٹھرا، اور غالب طور پر اسے ترك كرنا مشكل اور مشقت كا باعث بنتا، اور اس پر اللہ تعالى كے حقوق كو مقدم كرنا انتہائى مشكل تھا تو اللہ تعالى نے - بطور ترغيب اور ترہيب - اس كى طرف لے جانے والى اشياء كا ذكر كرتے ہوئے فرمايا:

وہ اس دن سے ڈرتے ہيں جس دن بہت سے دل اور آنكھيں الٹ پلٹ ہو جائينگى .

اس دن كى ہولناكى كى شدت اور اس سے دلوں اور بدنوں كا اس سے دہل جانا، چنانچہ وہ اسى ليے اس دن سے ڈرے تو اللہ تعالى نے ان كے ليے عمل (يعنى آخرت كے ليے اعمال صالحہ) كرنے آسان كر ديے، اور اس كے راستے ميں آڑے آنے والى اشياء كو ترك كرنے ميں آسانى پيدا كردى.

ماخوذ از: تفسير سعدى.

اللہ تعالى نے بغير كسى عذر كے وقت سے ليٹ كر كے نماز ادا كرنے والے كو وعيد سناتے ہوئے فرمايا ہے:

اور پھر ان كے بعد ايسے ناخلف پيدا ہوئے جنہوں نے نماز ضائع كردى اور نفسانى خواہشات كے پيچھے پڑ گئے، چنانچہ وہ عنقريب جہنم ميں ڈاليں جائينگے، مگر وہ جس نے توبہ كر لى اور ايمان لے آيا اور اعمال صالحہ كيے يہى لوگ جنت ميں داخل ہونگے، اور ان پر كچھ بھى ظلم نہيں كيا جائيگا مريم (59).

الغي: خسارہ، يا جہنم ميں ايك وادى كا نام ہے.

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى اس طرح ہے:

ان نمازيوں كے ليے ہلاكت ہے، جو اپنى نمازوں ميں سستى كرتے ہيں الماعون (4 - 5).

ابن كثير رحمہ اللہ تعالى اس كہتے ہيں:

ابن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما سے كہا گيا كہ اللہ تعالى نے قرآن مجيد ميں نماز كا ذكر كثرت سے كرتے ہوئے فرمايا ہے:

وہ لوگ جو نماز كى ادائيگى ميں سستى اور كاہلى سے كام ليتے ہيں.

اور فرمايا:

وہ لوگ جو اپنى نمازوں كى پابندى كرتے ہيں.

اور فرمایا:

وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں .

تو ابن مسعود رضی اللہ تعالی نے کہا: نمازوں کے وقت کی پابندی کرتے ہوئے نماز وقت میں ادا کرتے ہیں.

لوگ کہنے لگے: ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ نماز ترک کرنا ہے، تو ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے:

یہ تو کفر ہے ...

اور اوزاعی رحمہ اللہ تعالی نے ابراہیم بن یزید رحمہ اللہ تعالی سے بیان کیا ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی نے یہ آیت تلاوت کی:

اور پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے ضائع کردی اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے، چنانچہ وہ عنقریب جہنم میں ڈالیں جائینگے .

پھر کہنے لگے: ضائع کرنے سے مراد نماز کا ترک کرنا نہیں، بلکہ انہوں نے نماز بروقت ادا نہ کر کے نماز ضائع کر دی.

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (3 / 128 - 129).

چنانچہ آپ کے لیے کام کاج کے عذر کی بنا پر نماز میں وقت سے تاخیر کر کے ادا کرنی حلال نہیں، اس لیے اگر آپ کے لیے کام کاج کی بنا پر بروقت نماز کی ادائیگی ممکن نہیں تو آپ یہ کام اور ملازمت ترک کر دیں، اور اس کے علاوہ کوئی اور کام تلاش کریں جو آپ کی نمازوں کے ضائع ہونے کا سبب نہ بنے.

اور پھر کسی عقلمند مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تبارک و تعالی کی وعید کے سامنے پیش کرتے ہوئے اللہ تعالی کے عذاب سے دوچار ہو اور نہ ہی اس کے شایان شان یہ ہے کہ اپنا دین اس فانی دنیا کے بدلے فروخت کرتا پھرے.

واللہ اعلم .